[1996] سپریم کورٹ رپوٹس6.S.C.R

ازعدالت عظمی

لکسمانراؤ باپوراؤ جادھو اور دیگر

بنام

اسٹیٹ آف مہاراشتر اور دیگران

1اکتوبر 1996

[کے رامسوامی اور جی بی پٹنائک، جسٹسز]

اراضی کے حصول کا قانون، 1894۔

دفعہ 3-اے جیسا کہ بمبئی (ترمیم) ایکٹ 1945، دفعات 4(1) اور 6(1) کے ذریعے شامل کی گئی ہے-معاشرے کے کمزور طبقوں کے لیے مکانات کی تعمیر کے لیے زمین کا حصول-دفعہ 6(1) کے تحت اعلامیہ شائع کیا گیا-اس حصول کو چیلنج کرنے والی تحریری عرضی جس کی عدالت عالیہ نے اس بنیاد پر اجازت دی تھی کہ دفعہ 3-اے کی تعمیل نہیں کی گئی تھی-یہ عدالت عالیہ کا نظریہ غلط ہے-یہ ریاستی حکومت ہے جو یہ فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے کہ زمین کی ضرورت ہے یا عوامی مقصد کے لیے اس کی ضرورت ہے-دفعہ 6 گزٹ میں اعلامیے کی اشاعت پر حکومت کی طرف سے پائے جانے والے عوامی مقصد کو حتمی شکل دیتی ہے۔

دیوانی اپیل کا عدالتی حد اختیار 1988: کی دیوانی اپیل نمبر4165۔

1984 کے ڈبلیو پی نمبر 1417 میں بمبئی عدالت عالیہ کے مورخہ 25.2.87 کے فیصلے اور حکم سے۔

اپیل گزاروں کے لیے گوپال بلونت ساٹھے

جواب دہندہ نمبر 1 اور 2 کے لیے ایس ایم جادھو

جواب دہندہ نمبر 3 کے لیے ڈی ایم نرگولکر

عدالت کا مندرجہ ذیل حکم دیا گیا:

اراضی کے حصول کے قانون 1894 کی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن (مختصر طور پر ایکٹ) 19 جون 1982 کو شائع کیا گیا

تھا جس میں سروے نمبر 27/C.1/A/1 میں 1 ہیکٹر، 19 ایکڑ اور 8 ٹیز کی اراضی حاصل کی گئی تھی تا کہ معاشرے کے کمزور طبقوں کے لیے مکانات کی تعمیر کی جا سکے۔ دفعہ 5–اے کے تحت نوٹیفکیشن جاری کیا گیا تھا۔ انکوائری کی گئی اور اس اطمینان پر کہ عوامی مقصد کے لیے اس کی ضرورت تھی، دفعہ 6 کے تحت اعلامیہ 17 جنوری 1983 کو شائع کیا گیا۔ اراضی کے حصول کے افسر کے ایکٹ کی دفعہ 9 اور 10 کے تحت نوٹس جاری کرنے کے بعد، مدعا علیہ نمبر 3 نے نوٹیفکیشن اور اعلامیے کی صداقت پر سوال اٹھاتے ہوئے عدالت عالیہ میں رٹ پٹیشن دائر کی۔ عدالت عالیہ کی طرف سے جو دلیل اٹھائی گئی اور قبول کی گئی وہ یہ تھی کہ چونکہ بمبئی (ترمیم) ایکٹ، 1945 (1945 کا 22) کی دفعہ 3–اے کمشنر کی طرف سے مجاز افسر کو خود کو مطمئن کرنے کا اختیار دیتی ہے کہ آیا زمین عوامی مقصد کے لیے درکار ہے یا نہیں اور چونکہ مجاز افسر اس سلسلے میں مطمئن نہیں تھا، اس لیے دفعہ 5–اے کے تحت تحقیقات کے بعد حکومت کے اختیار کو مسترد کر دیا گیا۔ اس لیے حکومت اپنے اس نتیجے میں درست نہیں تھی کہ زمین عوامی مقصد کے لیے درکار تھی۔ ہم دیکھتے ہیں کہ عدالت عالیہ کا نظریہ قانون کے لحاظ سے درست نہیں ہے۔

ایکٹ کے دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن کی اشاعت پر، ذیلی دفعہ (2) میں یہ تصور کیا گیا ہے کہ اراضی کے حصول کا افسر یا حکومت کی طرف سے اس سلسلے میں خاص طور پر مجاز افسر یا کسی نوکر یا کارکن کو ایسے علاقے وغیرہ میں کسی بھی زمین کی سطح پر داخل ہونے اور سروے کرنے اور اس کا انتظام کرنے کا قانونی اختیار ہوگا۔ دفعہ 3–اے میں افسران کے سروے کرنے کے اختیارات کا تصور کیا گیا ہے :

".3-A۔ زمینوں کا ابتدائی سروے اور سروے کرنے کے لیے افسران کے اختیارات۔ ریاستی حکومت یا کمشنر کو اس بات کا تعین کرنے کے قابل بنانے کے مقصد سے کہ آیا کسی محلے میں زمین کی ضرورت ہے یا کسی عوامی مقصد کے لیے اس کی ضرورت ہونے کا امکان ہے، یہ پبلک ورکس ڈپارٹمنٹ میں ریاستی حکومت کے کسی بھی افسر، یا کسی دوسرے افسر کے لیے یا تو عام طور پر یا اس سلسلے میں ریاستی حکومت کے ذریعے خصوصی طور پر مجاز، یا کمشنر اور اس کے ملازمین اور کارکنوں کے ذریعے مجاز کسی افسر کے لیے، جیسا بھی معاملہ ہو، جائز ہوگا۔

(i) اس طرح کے علاقے میں کسی بھی زمین کا احاطہ کرنا اور اس کا جائزہ لینا اور اس کی سطحوں پر قبضہ کرنا۔

(ii) اس طرح کی سطحوں کو نشان زد کرنا؛

(iii) اس بات کا پتہ لگانے کے لیے ضروری دیگر تمام اقدامات کرنا کہ آیا زمین کو اس مقصد کے لیے ڈھال لیا گیا ہے؛ اور

(iv) جہاں بصورت دیگر سروے مکمل نہیں کیا جا سکتا اور سطحوں کو لیا جاتا ہے، کسی بھی کھڑی فصل، باڑ یا جنگل کے کسی بھی حصے کو کاٹ کر صاف کرنے کے لیے؛

بشرطیکہ کوئی شخص کسی عمارت میں یا رہائش گاہ سے منسلک کسی بند عدالت یا باغ میں (جب تک کہ اس پر قابض کی رضامندی کے ساتھ نہ ہو) داخل نہیں ہوگا، اس طرح کے قابض کو اس کے ارادے کا تحریری نوٹس کم از کم سات دن پہلے دیے بغیر۔

یہ ایکٹ کی دفعہ 4(2) کے تحت اختیارات کا مترادف ہے۔ ایکٹ کی دفعہ 7 کے تحت مجاز افسر کے علاوہ، دفعہ 3-اے میں نامزد کسی دوسرے افسر کو بھی دفعہ 4(1) کے تحت نوٹیفکیشن شائع ہونے سے پہلے ہی محلے کا معائنہ کرنے اور یہ معلوم کرنے کا اختیار دیا گیا ہے کہ آیا زمین کی ضرورت ہے یا کسی مقصد کے لیے اس کی ضرورت ہونے کا امکان ہے اور اس طرح کی اجازت پر محکمہ تعمیرات عامہ میں ریاستی حکومت کی طرف سے مقرر کردہ افسر یا اس سلسلے میں عام طور پر یا خصوصی طور پر مجاز کسی دوسرے افسر کے لیے، جیسا بھی معاملہ ہو، یا حکومت یا سرکاری ملازم یا کارکن کی طرف سے مجاز کسی افسر کے لیے، زمین میں داخل ہونے اور سروے کرنے، اس علاقے میں کسی بھی زمین کی سطح لینے، سطح کو نشان زد کرنے اور اس بات کا پتہ لگانے کے لیے ضروری دیگر تمام اقدامات کرنا جائز ہوگا کہ آیا زمین اس مقصد کے لیے ڈھالی گئی ہے یا نہیں اور جہاں دوسری صورت میں سروے کیا جاتا ہے۔

دفعہ .B-3-ایسی کارروائیاں کرنے کے لیے ہرجانے دینے کا اختیار دیتی ہے۔ یہ دفعہ 4 کے ذیلی دفعہ(2) کے تحت اختیار کے علاوہ ریاستی ترمیم ایکٹ کے دفعہ 3-اے کے تحت تصور کردہ کاموں کو کرنے کے لیے افسر کو اختیار دینے کے لیے صرف ایک قابل عمل التزام ہوگا۔ بالآخر، یہ ریاستی حکومت کو فیصلہ کرنا ہے کہ آیا زمین کی ضرورت ہے یا عوامی مقصد کے لیے اس کی ضرورت ہونے کا امکان ہے اور کیا یہ اس مقصد کے لیے موزوں ہے یا موافقت پذیر ہے جس کے لیے حصول کی کوشش کی گئی تھی۔ محض یہ حقیقت کہ مجاز افسر کو معائنہ کرنے اور یہ معلوم کرنے کا اختیار دیا گیا تھا کہ آیا زمین عوامی مقصد کے لیے موزوں ہوگی، اس کی ضرورت ہے یا اس کی ضرورت ہونے کا امکان ہے، بالآخر حکومت کے فیصلے کرنے کے اختیار کو چھین نہیں لیتا ہے۔

ایکٹ کا دفعہ 6 گزٹ میں اعلامیے کی اشاعت پر حکومت کی طرف سے پائے جانے والے عوامی مقصد کو حتمی شکل دیتا ہے۔ دوسرے لفظوں میں، یہ ریاستی حکومت ہے جسے یہ فیصلہ کرنے کی ضرورت ہے کہ زمین کی ضرورت ہے یا عوامی مقصد کے لیے اس کی ضرورت ہونے کا امکان ہے۔ اس لیے عدالت عالیہ کا نظریہ واضح طور پر غلط ہے۔

اسی کے مطابق اپیلوں کی اجازت ہے۔ 25 فروری 1987 کی تحریری درخواست نمبر 1417 / 84 میں عدالت عالیہ کا حکم خارج کر دیا گیا ہے۔ کوئی اخراجات نہیں۔

آر۔ پی۔

اپیلوں کی اجازت ہے۔

Javeed Ahmed Geelani
2024.07.15 13:17
I am the author of this document